کر کے ابھی تم زندہ ہو۔ خُدا اپنے دشمنوں کو زندہ رہنے کا حق تو دیتا ہے مگر اپنے رسول کے دشمنوں کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں ——— کہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کا راجپال ہے۔ اس کے دماغ میں اگر یہ خناس گھس گیا ہے کہ کوئی اس کی تھتھنی توڑنے والا نہیں، تو یہ محض خام خیالی ہے۔ وہ اپنی سیہ کاریوں اور حنیف رامے کی نیکیوں کا نام نہ لے ورنہ اُسے چُپ کرا دیا جائے گا۔ بات کہنے کو جی نہیں چاہتا لیکن اُن ناداقوں کے لئے کہتا ہوں جو اس بدکردار کو اپنا لیڈر مان رہے ہیں گھر کی سابقہ بیوی نے اخبارات میں زیادہ دن نہیں ہوئے اس پر الزام لگایا تھا کہ: "میرے شوہر (حنیف) نے میری بہن کی عزت پامال کی ہے"۔ اگر اس شخص میں معمولی غیرت بھی ہوتی تو اس بیان کے بعد اُسے مر جانا چاہیئے تھا۔

کان کھول کر سنو! جو پیمبر کی توہین کرے گا ہم اُسے روند ڈالیں گے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رُسوا کر دیں گے۔ ہم اپنی زبان کو دودھاری تلوار سے زیادہ خوفناک بنا دیں گے۔ ہم زیادہ قوی ایمان کے دعویدار تو نہیں لیکن یہ دعویٰ ضرور ہے کہ جب تک ہم زندہ ہیں اپنی زبان کے تند و تیز تیر و نشتر سے ان بدمعاشوں، دین دشمنوں، جرائم کی پوٹ اور زنا و شراب کے مجسموں کو چھلنی کر دیں گے۔

جس شخص نے اپنے عہدِ اقتدار میں کن آباد لاہور کی مسلمان بیٹیوں کی عزتوں کو نیلام کیا اُسے محافظ بنا کر ہم پر مسلط نہیں کیا جا سکتا۔ اس دریدہ دہن اور ژولیدہ فکر کے حامل نے اپنے فسق و فجور اور جنسی درندگی کو شریعت سے تشبیہ دیکر شانِ رسالت میں بہت بڑی جسارت کی ہے۔ اوحنیف پنجاب! دربدر خاک بسر کو رمغز و کوربصر ——— کھر! اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چھوڑ دو۔ یا اللہ و رسول اور پوری قوم سے معافی مانگو ——— مسلمان کہلا کر یہ ہذیان بکنے سے بہتر ہے کہ تم اپنے نام کے ساتھ "مُصطفیٰ" جیسا مقدس اور پاک لفظ لکھنا ترک کر دو۔ میں حکومتِ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے اس راجپال کو گرفتار کر کے توہینِ رسالت کے جرم میں عبرتناک سزا دی جائے۔ تا کہ پھر کسی بدزبان کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ مسلمان کہلا کر بھی اپنی خباثتوں اور ژولیدہ افکار و اعمال کی سند کے لئے شریعتِ مطہرہ کو پامال کرے۔

حکیم محمود احمد ظفر، سیالکوٹ

سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہما

ایک مظلوم ترین شخصیت (آخری قسط)

مشہور محدث ملا علی القاری رحؒ نے اس قسم کی سب روایات کو موضوع قرار دیتے ہوئے پتہ کی بات لکھی ہے:

ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویۃ رضؓ وذم عمرو بن العاص رضؓ وذم بنی امیۃ ومدح المنصور والسفاح وکذا ذم یزید و الولید ومروان بن الحکم ـــــــــ

انہی موضوعات میں سے وہ احادیث بھی ہیں جو معاویہ رضؓ، عمرو بن العاص رضؓ اور بنو امیہ کی مذمت میں ہیں اور منصور عباسی اور سفاح عباسی کی مدح و تعریف میں ہیں اور اسی طرح یزید بن معاویہ رضؓ اور ولید رحؒ اور مروان بن الحکمؓ کی مذمت میں جو روایات ہیں وہ بھی موضوع ہیں (کیونکہ بنو عباس کے زمانہ میں ان لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے وضع کی گئی تھیں)۔

(الموضوعات الکبیر ص۱۶۹-۱۷۰ المنار المنیف لابن القیم ص۱۱۷)

سیدنا مروان بن الحکم رضؓ کے بارہ میں یہ روایات صحیح کیسے ہو سکتی ہیں جب کہ وہ اُمت مسلمہ کے اکابر اور فقہا مسلمین میں سے تھے، چنانچہ علامہ ابوبکر بن العربی رحؒ نے سیدنا مروان کے فضائل و مناقب کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے ـــــ فرماتے ہیں:

مروان رجل عدل، من کبار الاُمۃ عند الصحابۃ والتابعین وفقہاء الاسلام ـــــــــ

مروان رضؓ ایک عادل انسان تھے اور صحابہ رضؓ، تابعین اور فقہائے اسلام کے نزدیک امت کے بڑے آدمیوں میں سے تھے (العواصم من القواصم ص۸۹)

انکی دینی محبت اور انکی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جس زمانے میں وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے، اس زمانے میں وہ پیش آمدہ مشکل مسائل کے وقت صحابہ کرام رضؓ کو جمع کر کے اُن سے مشورہ لیتے اور جس رائے پر وہ اتفاق کرتے اُس پر عمل کرتے ۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۵۸)

وہ دینی مسائل میں کس قدر محتاط تھے ، امام شافعی نے اس بارہ میں ان کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ مروان رحؓ جب مدینہ طیبہ کے گورنر تھے سیدنا ابو بکر بن عبدالرحمٰن رضؓ (جو اس واقعہ کے راوی ہیں) اپنے والد کے ساتھ ان کے پاس گئے ۔ اُنکی مجلس میں کسی شخص نے سیدنا ابو ہریرہ رضؓ کے متعلق کہا کہ وہ یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں کہ " جو شخص صبح صادق کے وقت جنبی ہو وہ اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا ۔ " مروان رضؓ نے جب یہ سُنا تو فوراً میرے باپ عبدالرحمٰن کو سیدہ عائشہ رضؓ اور سیدہ ام سلمہ رضؓ کی خدمت میں بھیج کر اس مسئلہ کی وضاحت چاہی ۔ انہوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضؓ کا بیان کردہ مسئلہ درست نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب باشی کے باوجود اسی حالت میں روزہ رکھتے تھے اور صبح صادق ہونے کے بعد غسل فرماتے تھے ۔ ہم نے سیدنا مروان رضؓ کو واپس جا کر ازواج مطہرات کی یہ وضاحت بیان کی تو انہوں نے ہمیں اسی وقت سیدنا ابو ہریرہ رضؓ کے پاس بھیج دیا تاکہ انہیں بھی اس مسئلہ کی صحیح نوعیت کے بارہ میں بتا دیا جائے ۔ ہم نے سیدنا ابو ہریرہ رضؓ کو جا کر ازواج مطہرات کے اس مسئلہ کی نوعیت کے بارہ میں وضاحت بیان کر دی ۔ انہوں نے فرمایا کہ " میں نے بذات خود اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُنا ۔ مجھ سے کسی اور نے اس طرح مسئلہ بیان کیا تھا ۔ " (کتاب الام جلد ۸ صـ ۴۰۰)

حافظ ابن کثیر اور ابن سعد نے بھی لکھا ہے کہ سیدنا مروان رضؓ ہر مشکل مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جانب رجوع فرماتے اور مسئلہ کا حل اُن کی رائے سے تلاش کرتے ۔

(ملاحظہ ہو البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۵۸ ، طبقات ابن سعد جلد ۵ صـ ۳۰)

بلکہ حافظ ذہبی نے امام احمد کا قول نقل فرمایا ہے کہ :

کان مروان یتتبع قضاء عمر

مروان رضؓ سیدنا عمر رضؓ کے فیصلوں کی پیروی کرتے تھے ۔

(سیر اعلام النبلاء ، جلد ۳ صـ ۴۷۷ البدایۃ جلد ۸ صـ ۲۵۸)

جنگِ جمل اور جنگِ صفین میں سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا اور سیدنا معاویہ رضؓ کا ساتھ دیا۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ جنگِ جمل میں سیدنا طلحہ رضؓ انہی کے تیر سے شہید ہوئے لیکن یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صـ ۲۴۱)

علامہ ابنِ کثیر نے لکھا ہے کہ سیدنا مروان رضؓ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔

کان مروان من سادات قریش وفضلائھا

مروان قریش کے سرداروں اور فضلاء میں سے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۵۷)

حافظ ذہبی نے امام شافعی کے حوالے سے سیدنا علی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ :

ھو سیّد من شباب قریش

وہ قریش کے نوجوانوں میں سے سردار تھے۔

(سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صـ ۴۷۷)

شاید اسی وجہ سے سیدنا معاویہ رضؓ نے انہیں اپنے عہد خلافت میں مدینہ طیبہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ آپ اس منصب پر کئی سال تک فائز رہے اور اس زمانہ میں انکے خاندانِ نبوت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رہے۔ بعض دفعہ ایک لاکھ درہم سیدنا زین العابدین رحؒ نے اُن سے بطور قرضِ حسنہ لئے اور بعد میں وہ قرضِ حسنہ واپس نہ لیا گیا۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۵۸)

یہی نہیں بلکہ خاندانِ نبوت نے اُن کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات بھی قائم کئے چنانچہ سیدنا علی رضؓ کی صاحبزادی رملہ بنت علی بن ابی طالب کا نکاح سیدنا مروان رضؓ کے صاحبزادے معاویہ بن مروان سے ہوا۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۹ صـ ۶۹، جمہرۃ الانساب صـ ۸۷، نسب قریش صـ ۴۵)

اسی پر بس نہیں بلکہ قیامِ مدینہ کے دوران سیدنا حسن رضؓ اور سیدنا حسین رضؓ انکے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے تھے :

ان الحسن والحسین کانا یصلیان خلف مروان

ولا یعیدانھا ویعتدان بھا

بے شک حسنؓ اور حسینؓ مروانؓ کی اقتدار میں ہمیشہ نمازیں پڑھتے تھے اور انہیں لوٹاتے نہیں تھے۔ بلکہ صحیح سمجھتے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۵۸، سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صفحہ ۴۷۸، تاریخ صغیر بخاری صفحہ ۵۷) (بحار الانوار ملا باقر مجلسی جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹)

خاندانِ نبوت کے ساتھ باہمی محبت و مودت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر نے سیدنا علی ابن الحسینؒ (زین العابدینؒ) کے بارہ میں لکھا ہے:

احبھم الی مروان و ابنہ عبد الملک

وہ مروانؓ اور اُن کے بیٹے عبدالملک کے ہاں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۹ صفحہ ۱۰۶، تاریخ صغیر بُخاری صفحہ ۱۰۴)

فضیلتِ علمی کا یہ حال تھا کہ کتاب اللہ کے قاری اور شریعتِ اسلامی کے مزاج شناس تھے چنانچہ خود فرماتے ہیں:

چالیسؓ سال سے کتاب اللہ کا قاری ہوں پھر ان حالات میں گھر گیا جن میں گھرا ہوا ہوں، خونریزی اور یہ تمام باتیں۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۵۸، سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

ایک موقع پر سیدنا معاویہؓ نے ان کی علمی عظمت و فضیلت کے بارہ میں یہ ریمارکس دیئے:

القاری لکتاب اللہ، الفقیہ فی دین اللہ، الشدید فی حدود اللہ

یہ کتاب اللہ کے قاری، دین کے فقیہ اور اللہ کی حُدود کے قائم کرنے میں سخت ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۵۷، سیر اعلام النبلاء جلد ۳ صفحہ ۴۷۷)

"آپ کا خود اپنا دعویٰ تھا کہ "میں نے کبھی قرآنی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔"

(انساب الاشراف جلد ۵ صفحہ ۱۲۵)

اور آپ کے اس دعویٰ کو کبھی کسی نے چیلنج نہیں کیا۔

حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ علمی طور پر ان کا مقام اس قدر بلند تھا کہ

کان یُعدُّ فی الفقہاء

اُن کا شُمار فقہائے امت میں سے ہوتا تھا۔ (الاصابہ جلد ۳ صفحہ ۴۷۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بھی ان کے علمی مقام کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

أخرج اهل الصحاح عدة احاديث من مروان وله قول هو اهل الفتيا۔

اہل صحاح نے انکی کئی احادیث کی تخریج کی ہے اور وہ اہلِ فتویٰ میں سے ہیں۔

(منہاج السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۹)

آپ نے سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمانؓ، سیدنا علیؓ، سیدنا زید بن ثابتؓ، سیدنا ابوہریرہؓ، سیدنا عبدالرحمٰن بن الاسودؓ اور سیدہ بسرۃ بن صفوانؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آپ کی کچھ روایات احادیث کی کتابوں میں مروی ہیں لیکن محققین کے نزدیک وہ روایات مرسل ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی رؤیت تو ثابت ہے لیکن روایت (سماع) ثابت نہیں۔

(الاصابہ جلد ۳ ص ۴۷۷)

آپ سے صحابیٔ رسول سہل بن سعد الساعدیؓ اور تابعین میں سے سعید بن المسیبؒ، علی بن الحسینؒ (زین العابدین) عروہ بن زبیرؒ، ابوبکر بن عبد الرحمٰن الحارثؒ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہؒ، مجاہدؒ، ابوسفیان اور آپ کے بیٹے عبد الملکؒ نے احادیث روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۹۱، الاصابہ جلد ۳ ص ۴۷۷، سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۴۷۶)

ایک صحابیٔ رسول سہل بن سعد الساعدیؓ کا ان کے صدق پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے روایت کرنا انکی علمی اور اخلاقی عظمت کی بیّن دلیل ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے امام مالکؒ نے انکی حدیث اور انکی رائے پر کامل اعتماد کیا ہے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری جلد ۲ ص ۱۶۴)

علامہ محبّ الدین الخطیب نے ان سے مروی کچھ احادیث بھی ذکر کی ہیں جو بخاری، مؤطا امام مالکؒ، مؤطا امام محمدؒ، مسند احمد اور احادیث کی دیگر کتابوں میں درج ہیں۔ (ملاحظہ ہو العواصم من القواصم ص ۸۹ تعلیم)

آپ کی وفات رمضان المبارک ۶۵ھ میں واقع ہوئی۔ انتقال کے وقت آپکی عمر ۶۳ سال تھی اور مدت خلافت تقریباً ۹ ماہ۔

سیدنا مروانؓ کے حالات زندگی ہم نے اس تفصیل سے اس لئے لکھے ہیں تاکہ قارئین کو انکی زندگی

کے نقوش و تاثرات معلوم ہو سکیں ، کیونکہ دشمنانِ صحابہ نے اُن کے کردار کو اس قدر مسخ کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا اور سیدنا عثمان رضؓ کی شہادت کی مرکزی وجہ وہی تھے ، حالانکہ ایسا نہیں ہے ، بتایا جاتا ہے کہ امیر المومنین عثمان رضؓ نے تمام اکابر صحابہ کو چھوڑ کر اپنے چچا زاد بھائی مروان رضؓ کو اپنا سیکرٹری بلکہ چیف سیکرٹری بنا لیا ۔ مزید یہ کہ مروان رضؓ کا معتوب باپ الحکم زندہ تھا اور وہ اپنے اس بیٹے کے ذریعہ حکومت کے کاموں پر اثر انداز ہوتا تھا ۔ سیکرٹری یا چیف سیکرٹری کا تو کوئی عہدہ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں نہیں تھا البتہ خلیفہ کا ایک کاتب ہوتا تھا جو اُس کے فرامین کو لکھ کر مختلف صُوبوں اور لوگوں کو بھیجا کرتا تھا ۔ اس کو آپ آجکل کی اصطلاح کے لحاظ سے اسٹینو گرافر کہہ لیں یا پرسنل اسسٹنٹ ۔

سیدنا صدیقِ اکبر کے کاتب سیدنا عثمان بن عفان رضؓ تھے ۔ چنانچہ ابو جعفر بغدادی نے لکھا ہے کہ :

كان عثمان بن عفان كاتباً لابي بكر الصديق

عثمان بن عفان رضؓ ابو بکر صدیقؓ کے کاتب اور منشی تھے ۔ (کتاب المحبر صـ۳۷۷)

اسی طرح سیدنا زید بن ثابت رضؓ اور ایک اور شخص معیقیب سیدنا عمر رضؓ کے کاتب اور منشی تھے ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ : ————

وكاتب عمر زيد بن ثابت وقد كتب له معيقيب

سیدنا عمر رضؓ کے کاتب زید بن ثابت اور معیقیب تھے ۔

(تاریخ خلیفہ بن خیاط صـ۱۳)

جس طرح آپ سے قبل شیخین نے اپنے فرامین وغیرہ کے اجراء کے لئے کاتب رکھے ہوئے تھے ۔ اسی طرح سیدنا عثمان رضؓ نے بھی اپنی خلافت کے آخری ایام میں سیدنا مروان رضؓ کو (جو اتفاق سے آپ کے چچا زاد بھائی بھی تھے اور آپ کی صاحبزادی ام ابان کبریٰ کے شوہر نامدار بھی ، علم و ادب میں ایک خاص مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ بحرین کے گورنر اور افریقہ کی فوجی مہمات میں ایک اہم کردار ادا کر چکے تھے) اپنا کاتب مقرر کر لیا جس کو یار لوگ پوری سلطنتِ اسلامیہ کے چیف سیکرٹری کے لفظ سے تعبیر کرنے لگے ۔ حالانکہ پرسنل اسسٹنٹ اور چیف سیکرٹری میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے ۔